اہم اقتباس کی تشریح

اقتباس: جیسا کہ آپ جانتے ہیں، آج سے دو سال پہلے میں ایک تنگ و تاریک گلی کے ایک خستہ اور بدنما مکان میں رہتا تھا۔ بہت کم لوگ مجھے جانتے تھے اور جو جانتے تھے، انہیں میرے متعلق صرف یہی معلوم تھا کہ میں ایک مفلس، قلاش اور گمنام مصوّر ہوں میں بے شمار تصویریں بنائی تھیں مگر وہ تمام کی تمام کباڑیوں یا نیلام گھروں میں پہنچ کر لکوڑیوں کے بھاؤ بک چکی تھیں۔ زندگی اسی حالت میں گزر رہی تھی کہ اتفاقاً تصویروں کی ایک نمائش گاہ میں میری آپ سے ملاقات ہوگئی۔ آپ نے میری تصویروں میں دلچسپی لی اور مجھے اسی شام کو اپنے ہاں چائے پر بلا لیا میں اپنے ہزاروہم پیشہ بھائیوں کی طرح غربت کی چکی میں پس رہا تھا۔ یہ کوئی ایسی بات نہ تھی جو چھپی رہ سکتی آپ نے میری حالت کا اندازہ لگا لیا اور اس بات پر اصرار کیا کہ میں اپنے غربت کدہ سے نکل کر آپ کے ہاں آجاؤں تاکہ اطمینان کے ساتھ فن کی خدمت کر سکوں آپ نے میرے لیے یہ کمرا وقف کر دیا اور مجھے زندگی کی ضروریات سے بے نیاز کر دیا۔

حوالہ متن: **مصنف کا نام:** میرزا ادیب

سبق کا عنوان: لہو اور قالین

حل لغت: قلاش: مفلس۔ کوڑیوں کے بھاؤ بکنا: نہایت کم قیمت پر بکنا۔ خستہ: خراب۔ ہم پیشہ: ایک ہی پیشہ کے لوگ۔ گم نام: غیر معروف۔ وقف کرنا: چھوڑ دینا۔

سیاق و سباق:

میرزا ادیب نے اس ڈرامے میں بتایا ہے کہ انسان کے اعمال کی بنیاد اس کی نیت پر ہے لازوال زندگی کے لیے خلوص نیت کا ہونا بہت ضروری ہے سرمایہ داروں کی زندگی ان کے ایک پہلو کی عکاسی کی ہے اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے غریب مصوروں کی زندگی پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ جو چند سکوں کی خاطر اپنا فن بیچنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ تجمل ایک بہت بڑا سرمایہ دار تھا اور اختر ایک مفلس و قلاش مصور تھا تجمل نے اپنی کوٹھی کا ایک کمرہ اختر کے سٹوڈیو کے طور پر وقف کر رکھا ہے۔ در حقیقت اختر کی اس امداد کے پیچھے تجمل کا مطمع نظریہ تھا کہ وہ سوسائٹی میں شہرت حاصل کرے۔ نیازی تصاویر بنا کر اختر کے حوالے کرتا اور اختر تصاویر اپنے نام سے تجمل کو دے دیتا تجمل کا اختر کے فن مصوری کی سرپرستی کرنا دراصل اس کی ریاکاری پرستی تھا۔ اس مصور نواز شخصیت کا اصل مقصد مصوری سے لگاؤ نہیں بلکہ کچھ اور تھا۔ چنانچہ اختر نے تجمل حسین کے کردار کا اصل چہرہ بے نقاب کیا ہے۔ جو ایک مصور کا سہارا لے کر سستی شہرت چاہتا تھا۔ اس کے برعکس ایک فنکار کے فن کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔

تشریح: اس پیراگراف میں مصنف نے مصور اختر اور تجمل کے درمیان ہونے والی بات چیت کا ذکر کیا ہے۔ تجمل اختر کی بنائی ہوئی تصویروں کی بدولت اپنے آپ کو مشہور کرنا چاہتا ہے اس کے برعکس اختر "النشاط" سے جانا چاہتا ہے اختر کے بقول وہ دو سال پہلے ایک تنگ و تاریک گلی میں ایک مکان میں رہتا تھا انتہائی غربت کی زندگی گزارتا تھا جان پہچان نہ ہونے کے برابر تھی۔ لوگوں کی نظر میں، میں ایک غریب، تنگدست اور غیر معروف مصور تھا۔ غربت کے دور میں بھی میں نے بے شمار تصاویر بنائی تھیں لیکن وہ مناسب دیکھ بھال نہ ہونے کی وجہ سے ساری کباڑیوں کے پاس اور نیلام گھروں میں انتہائی کم قیمت میں فروخت ہوئیں تھیں۔ ان بکنے والی تصویروں کی وجہ سے میری شہرت میں بھی نہ ہونے کے برابر اضافہ ہوا۔ ایک دن مجھے ایک تصویری نمائش میں جانے کا موقع ملا میری آپ سے ملاقات ہوگئی آپ نے میرے فن مصوری میں دلچسپی لیتے ہوئے اپنے گھر جانے کی دعوت دی میں نے اس دعوت کو قبول کیا۔ میں اپنے ہزاروں ہم پیشہ بھائیوں کی غربت کی انتہا کو پہنچ چکا تھا اس بات کو چھپانا مشکل تھا ملاقات میں انہوں نے میری حالت کا اندازہ لگا لیا۔ آپ ضد کر کے مجھے اپنے ہاں رہنے کا کہا تاکہ میں اطمینان اور سکون سے اپنے فن کی خدمت کر سکوں آپ نے اپنے گھر کا ایک کمرہ مجھے دے دیا اور مجھے زندگی کی ضروریات سے بے پروا کر دیا۔